فرد کی تربیت میں حضرت مجدد الف ثانیؒ کا منہج
(میر محمد نعمان بدخشیؒ کے نام مکتوبات کی روشنی میں)

ڈاکٹر محمد ریاض محمود*

ڈاکٹر محمد اکرم ورک**

"The movement of renaissance launched by Hazrat Mujaddad Alf Sani (May Allah be pleased with him), was an organised movement. For this movement he prepared such men as propagated his mission successfully. It is clear from the life of the Hazrat that he kept contact with his caliphs and followers continuously and was interested in their affairs as well. Particularly he payed great attention to his preachers' and caliphs' education and training. Hazrat Mujaddad (May Allah be pleased with him) wrote letters to his special follower and caliph Hazrat Mir Nouman Badakhshi (May Allah be pleased with him). He adopted such a style of training and education of reformation in these letters which demands of special consideration for the followers and lovers of Islam. Special attempt is made in the following research article to highlight the above mentioned style of Hazrat Mujaddad (May Allah be pleased with him)."

حضرت مجدد الف ثانیؒ (۹۷۱ـ۱۰۳۴ھ/1563-1624ء) کی دعوتی تحریک کا مطالعہ کرنے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ آپؒ نے اپنی پوری زندگی دینِ اسلام کی ترویج واشاعت میں صرف کردی۔ حضرت مجددؒ کی دعوتی تحریک اپنی گہرائی اور گیرائی کے اعتبار سے ایک بے مثل تحریک تھی جس کی کوئی دوسری مثال عالمِ اسلام میں مشکل سے ہی ملے گی۔ یہ عظیم الشان تحریک ایک منظّم اور مربوط دعوتی تحریک تھی جس کی تنظیم و ترتیب میں حضرت مجددؒ نے اپنی ساری صلاحیتیں وقف کردیں۔ اپنی دعوتی تحریک کی کامیابی کے لئے آپؒ نے رجال کار کی تیاری اور ان کی تعلیم وتربیت کا خصوصی اہتمام کیا۔ حضرت مجددؒ نے اپنے مریدین اور خلفاء کو دنیا کے مختلف گوشوں میں دعوتی مشن پر روانہ فرمایا۔ خاص طور پر برّصغیر کا گوشہ گوشہ آپؒ کے دعاۃ اور مبلغین کے فیض سے سیراب ہوا۔ ایسے دعاۃ میں ایک نمایاں نام آپؒ کے مریدِ خاص اور خلیفہ حضرت میر محمد نعمان

---

*شعبہ اسلامیات، گورنمنٹ پوسٹ گراجویٹ کالج، سیٹلائیٹ ٹاؤن گوجرانوالہ

**شعبہ اسلامیات، گورنمنٹ ڈگری کالج، پیپلز کالونی، گوجرانوالہ

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

بدخشیؒ کا بھی ہے۔ حضرت مجددؒ کے جو مکتوبات آج ہمیں دستیاب ہیں ان میں سب سے زیادہ تعداد ان مکاتیب کی ہے جو میر نعمانؒ کی طرف روانہ کیے گئے۔ میر نعمانؒ کے نام حضرت مجددؒ کے اب تک دستیاب ہونے والے مکتوبات کی تعداد تینتیس (۳۳) ہے۔ دفتر اوّل میں آپؒ کے نام پندرہ مکتوبات ہیں۔ دفتر دوم میں تین اور دفتر سوم میں آپؒ کے نام پندرہ مکتوبات ہیں، جن کی مختصر تفصیل یہ ہے:

۱۔	دفتر اوّل مکتوب نمبر: 119	۲۔	دفتر اوّل مکتوب نمبر: 120
۳۔	دفتر اوّل مکتوب نمبر: 121	۴۔	دفتر اوّل مکتوب نمبر: 173
۵۔	دفتر اوّل مکتوب نمبر: 204	۶۔	دفتر اوّل مکتوب نمبر: 209
۷۔	دفتر اوّل مکتوب نمبر: 224	۸۔	دفتر اوّل مکتوب نمبر: 228
۹۔	دفتر اوّل مکتوب نمبر: 231	۱۰۔	دفتر اوّل مکتوب نمبر: 238
۱۱۔	دفتر اوّل مکتوب نمبر: 246	۱۲۔	دفتر اوّل مکتوب نمبر: 257
۱۳۔	دفتر اوّل مکتوب نمبر: 261	۱۴۔	دفتر اوّل مکتوب نمبر: 281
۱۵۔	دفتر اوّل مکتوب نمبر: 312	۱۶۔	دفتر دوم مکتوب نمبر: 4
۱۷۔	دفتر دوم مکتوب نمبر: 92	۱۸۔	دفتر دوم مکتوب نمبر: 99
۱۹۔	دفتر سوم مکتوب نمبر: 1	۲۰	دفتر سوم مکتوب نمبر: 4
۲۱۔	دفتر سوم مکتوب نمبر: 5	۲۲۔	دفتر سوم مکتوب نمبر: 9
۲۳۔	دفتر سوم مکتوب نمبر: 10	۲۴۔	دفتر سوم مکتوب نمبر: 12
۲۵۔	دفتر سوم مکتوب نمبر: 15	۲۶۔	دفتر سوم مکتوب نمبر: 18
۲۷۔	دفتر سوم مکتوب نمبر: 19	۲۸۔	دفتر سوم مکتوب نمبر: 21
۲۹۔	دفتر سوم مکتوب نمبر: 26	۳۰۔	دفتر سوم مکتوب نمبر: 30
۳۱۔	دفتر سوم مکتوب نمبر: 36	۳۲۔	دفتر سوم مکتوب نمبر: 49
۳۳۔	دفتر سوم مکتوب نمبر: 102		

ان مکتوبات پر تفصیلی گفتگو سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مکتوب الیہ یعنی حضرت میر نعمانؒ کی شخصیت سے مختصر تعارف حاصل کر لیا جائے۔

حضرت میر نعمانؒ 977ھ کو سمرقند میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد سید شمس الدین یحییٰ بدخشانی

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

ایک صاحبِ کشف وحال بزرگ تھے۔انہوں نے آپ کا نام امام ابوحنیفہؒ کے نام پر نعمان رکھا۔حضرت میر نعمانؒ نے دہلی جا کر حضرت خواجہ باقی باللہؒ کے ہاتھ پر بیعت کی اور آپؒ سے سلسلہ نقشبندیہ کے سلوک اور اسباق طے کئے اور آپؒ کی زیر تربیت ایک عرصہ گزارا۔حضرت خواجہ باقی باللہؒ نے جب بیعت کا سلسلہ روکا تو آپؒ کو ہدایت فرمائی کہ اب باقی اکتساب حضرت مجدد الف ثانیؒ سے کرو۔حضرت خواجہ باقی باللہؒ کی رحلت کے بعد آپؒ نے حضرت مجدد الف ثانیؒ سے بہت زیادہ رہنمائی حاصل کی اور آخر وقت تک آپ سے شدید محبت واخلاص کے تعلق میں بندھے رہے۔1018ء میں حضرت مجددؒ نے میر محمد نعمانؒ کو خلافت وارشاد سے سرفراز فرما کر برہان پور بھیج دیا۔برہان پور میں آپؒ کا فیض ہر طرف پھیل گیا۔جہانگیر کو آپؒ کی شہرت سے سلطنت کے لئے خوف پیدا ہوا تو اس نے آپؒ کو اکبر آباد (آگرہ) بلا بھیجا،چنانچہ آپؒ اکبر آباد تشریف لے آئے اور دعوت وتبلیغ میں مشغول ہو گئے۔آپؒ کی وفات 18 صفر 1057ھ بروایت دیگر 1060ھ کو اکبر آباد میں ہوئی اور وہیں مدفون ہیں۔(1)

حضرت مجددؒ کی زندگی کا جو پہلو اس وقت ہمارے پیشِ نظر ہے وہ یہ ہے کہ آپؒ اپنے خلفاء اور مریدین سے مسلسل رابطہ میں رہتے تھے اور ان کی تعلیم وتربیت،اصلاح احوال اور ان کی روحانی ترقیوں پر مسلسل نظر رکھتے تھے۔حضرت مجددؒ نے میر نعمانؒ کے نام جو مکتوبات وقتاً فوقتاً صادر فرمائے،وہ علوم ومعارف کا بحرِ بےکراں ہیں۔ان مکتوبات میں تفسیری نکات،فقہی مسائل،لطائفِ تصوّف اور دقیق کلامی مباحث بھی زیر بحث آئے ہیں،تاہم موضوع کی حدود کا لحاظ رکھتے ہوئے ان مکتوبات کے صرف ان مباحث سے تعرض کیا گیا ہے جن کا تعلق تعلیم وتربیت اور اصلاحِ احوال سے ہے۔اس لئے ذیل کی سطور میں حضرت مجددؒ کے اس اسلوب کا تعارفی جائزہ پیش کیا جائے گا جو آپؒ نے اپنے مریدین کی تعلیم وتربیت اور اصلاحِ احوال کے لئے اختیار فرمایا۔

مکتوب الیہ/مدعو کی عزتِ نفس کا لحاظ

اصلاحِ احوال اور تربیت کا اوّلین اصول یہ ہے کہ مدعو اور مخاطَب کی عزتِ نفس مجروح نہ ہونے پائے کیونکہ مصلح اور مربّی کا کام صرف اسی صورت میں آسان ہوسکتا ہے جب وہ اپنے مخاطَب کے دل میں اپنے لئے جگہ پیدا کرنے میں کامیاب ہوجائے اور اپنی بات اس دلسوزی،خلوص نیت اور للہیّت سے پیش کرے کہ مخاطَب کے دل کے دروازے خود بخود کھلتے چلے جائیں۔داعی اعظم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپؐ کے تربیت یافتہ صحابہ کرامؓ کی دعوتی کوششوں میں اس نفسیاتی اصول کی کارفرمائی کو ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

حضرت میر نعمانؒ اگرچہ حضرت مجددؒ کے مرید تھے لیکن حضرت مجددؒ نے ان کی طرف جو مکتوبات صادر فرمائے ان میں آپؒ کو بڑے احترام کے ساتھ مخاطب فرمایا ہے۔ حضرت مجددؒ نے میر نعمانؒ کے لئے جو محبت بھرے الفاظ استعمال کئے ہیں وہ نا صرف اپنے مریدین سے آپؒ کے تعلقِ خاطر کو واضح کرتے ہیں بلکہ اس اسلوبِ تخاطب میں عصرِ حاضر کے داعیانِ اسلام کے لئے بھی قابلِ اتباع نمونہ ہے۔ حضرت مجددؒ کبھی تو ان کو ''اے برادر!'' کے لفظ سے مخاطب کرتے ہیں اور کبھی ان سے محبت کا اظہار ان الفاظ میں کرتے ہیں ''میرے سعادت مند بھائی یعنی سیادت پناہ میر محمد نعمانؒ کا مکتوب شریف وصول ہوا۔''(2) اور کبھی ان کو اس انداز میں دعا دیتے ہیں ''میرے سیادت پناہ عزیز بھائی میر محمد نعمانؒ جمعیت سے رہیں۔'' (3) ''سیادت مآب میرے عزیز بھائی میر محمد نعمانؒ خوش رہیں۔''(4) اور پھر کبھی محبت بھرے انداز میں شکوہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں ''شاید حضرت میر صاحبؒ نے ہم کو فراموش کر دیا ہے کہ کبھی سلام و پیام سے یاد نہیں فرمایا۔''(5)

تعلیم و تربیت اور اصلاحِ احوال کے لئے حضرت مجددؒ اپنے مکتوبات میں جس انداز میں اپنی گفتگو کا آغاز کرتے ہیں وہ براہِ راست دل پر دستک دینے والا ہے اور شاید اسی اسلوب کو نظر انداز کرنے کی وجہ سے دورِ حاضر کے داعیانِ اسلام کی کوششیں پوری طرح بار آور نہیں ہو پا رہیں۔

اصلاحِ احوال کے لئے صحبت کی اہمیت

محض پند و نصائح اور وعظ و تذکیر کی اہمیت کے باوصف اصلاحِ احوال کے لئے جو اہمیت صحبت کو حاصل ہے، وہ محتاجِ بیان نہیں۔ سلوک کی وہ منزلیں جن کے طے کرنے میں سخت مجاہدہ و ریاضت اور طویل عرصہ درکار رہتا ہے، مرشد کامل اور صالحین کی صحبت سے لمحوں میں طے ہو سکتی ہیں۔

یک زمانہ صحبتِ باولیاء　　بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

حضرت مجدد الف ثانیؒ نے حضرت میر نعمانؒ کو اپنے ایک مکتوب میں اربابِ جمعیت کی صحبت کی تلقین اور ترغیب دی ہے اور وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے کہ جو فضیلت صحبت کے ساتھ حاصل ہوتی ہے وہ کسی اور چیز کے ساتھ حاصل نہیں ہوتی۔ آپؒ نے صحابہ کرامؓ کی مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ ان لوگوں کو باقی تمام مخلوق پر صحبت کی بنا پر ہی فضیلت دی گئی ہے۔ اور حضرت اویس قرنیؒ کی مثال دی کہ یہ بزرگ صحبتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ باقی تمام درجات کی نہایت اور تمام کمالات کی غایت تک پہنچ چکے تھے۔ اور اگر حضرت اویس قرنیؒ کو صحبتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاص فضیلت کا علم ہو جاتا تو انہیں اس صحبت کی فضیلت پانے سے کوئی چیز نہ روکتی اور نہ ہی وہ صحبت کی اس فضیلت پر کسی اور شے کو ترجیح دیتے۔(6) اور

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اپنے ایک دوسرے مکتوب میں میر نعمانؒ کو یہ نصیحت فرمائی کہ شیخِ مقتداء کی صحبت اختیار کریں اور صوفیاء والی دلجمعی اختیار کریں کیونکہ یہ جمعیت باقی مخلوق کی جمعیت سے الگ ہے اور آپ کے اندر ایک خاص صلاحیت موجود ہے جو دنیا کی طرف بے فائدہ توجہ کے باعث چھپی ہوئی ہے۔ لہٰذا اس پوشیدہ صلاحیت کو سامنے لائیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

''اور جب دیوانگی آئی تو بندہ زن وفرزند کی تدبیر سے فارغ ہو گیا اور ادھر ادھر کے تفکرات سے نجات حاصل ہوگئی۔ یہ دیوانگی آپ کی طبیعت وسرشت میں موجود ہے لیکن بے فائدہ عوارض کی خس وخاشاک میں آپ نے اسے چھپا رکھا ہے۔ اس کا جلد تدارک کریں۔''(7)

اس مکتوب شریف کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت مجددؒ کی نظر میں شیخ مقتدا کا کام صرف وعظ و نصیحت تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ اس کا کام یہ بھی ہے کہ وہ اپنے مرید کے اندر خفیہ صلاحیتوں کا کھوج بھی لگائے اور پھر ان خوابیدہ صلاحیتوں کو پروان چڑھانے کا اہتمام بھی کرے، اور یہ سب صحبت کے بغیر ممکن نہیں۔ اس لئے آپؒ اپنے مریدین کو اربابِ جمعیت کی صحبت کی تلقین فرماتے تھے۔

تکبر سے اجتناب کی تلقین

کبریائی سوائے ذاتِ باری کے کسی مخلوق کو زیبا نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ کبریائی اللہ تعالیٰ کی چادر ہے اور عظمت اس کا تہہ بند ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو کوئی ان کو مجھ سے چھینے گا میں اس کو عذاب دوں گا۔(8) اس لئے صوفیاء کی نظر میں تکبر بہت بڑا جرم ہے جو خدائی کا دعویٰ کرنے کے برابر ہے۔ بقول شیخ سعدیؒ:

تکبر عزازیل را خوار کرد　　　　بزندانِ لعنت گرفتار کرد

حضرت مجددؒ کے مکتوبات سے واضح ہوتا ہے کہ آپؒ نے اپنے متعلقین کی تعلیم وتربیت میں اس چیز کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھا کہ راہِ سلوک کی مختلف منازل طے کرتے ہوئے کہیں سالک غلط فہمی کا شکار ہو کر اپنی عبادت وریاضت پر فخر وغرور کر کے اپنی ساری کمائی ہی ضائع نہ کر بیٹھے۔ یہی وجہ کہ جب میر نعمانؒ نے حضرت مجددؒ سے یہ استفسار کیا کہ بعض اوقات عروج کے وقت سالک اپنے آپ کو صحابہ کرامؓ کے مقام پر پاتا ہے اور کبھی تو انبیاء کرامؑ کے مقام پر بھی۔ اس کی حقیقت کیا ہے؟ تو حضرت مجددؒ نے اس کے جواب میں لکھا کہ نچلے لوگوں کا اوپر والوں کے مقامات پر پہنچنا کبھی تو اس طرح ہوتا ہے جیسے فقیر اور محتاج جو دولت مندوں کے دروازوں پر یا اربابِ نعمت کی خاص جگہوں پر اس لئے جاتے ہیں کہ وہاں سے حاجت چاہیں۔ اور ان

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

کی نعمت اور دولت سے گدائی کریں جو اس وصول اور اخذ و استفادہ کو مساوات اور شرکت سمجھتا ہے، وہ بے ہودہ آدمی ہے۔ اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جیسے لوگ بادشاہوں کے مخصوص مقامات پر سیر کے لئے جاتے ہیں تاکہ نظارہ کریں تو اس سے مقام کی برابری ثابت نہیں ہوتی۔ یا خادم اپنے آقا کی خدمت کے لئے اس کے تخت پر جاتا ہے تو کیا اس کو بھی وہی مقام حاصل ہوتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ کوئی بے وقوف ہی ہوگا جو اس قسم کا وہم کرے۔ آپؒ نے سختی سے اس وہم کی تردید فرمائی ہے۔(9)

اسی طرح جب شیخ طریقت اپنے کسی مرید کو تعلیم طریقت کی اجازت عطا کردے تو یہ لمحہ مرید کے لئے سخت آزمائش کا ہوتا ہے۔ حضرت مجددؒ فرماتے ہیں کہ اگر مشائخ اپنے ناقص مریدین کو بعض اچھی نیتوں کی وجہ سے تعلیم طریقت کی اجازت دیں تو ایسی اجازت ملنے پر غرور میں مبتلا نہیں ہونا چاہئے اور نہ ہی اپنے آپ کو کامل سمجھنا چاہئے بلکہ مرید کو خلافت اور اجازت کے باوجود اپنے شیخ سے مسلسل رابطہ رکھنا چاہئے کیونکہ تفرقہ اور پراگندگی کا علاج اربابِ جمعیت کی صحبت ہی ہے۔(10)

داعی کے اصل مشن کی نشاندہی

داعی کے لئے وہ مرحلہ بڑا صبرآزما ہوتا ہے جب کچھ لوگ بلاوجہ اس پر طعن و تشنیع کے تیروں کی بوچھاڑ کردیتے ہیں۔ اس مرحلہ پر صرف وہی مصلح اور داعی جادۂ مستقیم پر گامزن رہتا ہے جس کو یہ مشن اپنی عزت و آبرو اور جان و مال سے بھی زیادہ عزیز ہوتا ہے۔ یہ ممکن ہی نہیں کہ دعوت تو حق کی دی جا رہی ہو اور شیطان اس کے مقابل اپنے چیلوں کو کھڑا نہ کرے۔ یہی وہ مرحلہ ہوتا ہے جب داعی کی استقامت سلیم الفطرت انسانوں کے دلوں پر لگے ہوئے قفل کو توڑ کر ان پر حق کو آشکار کردیتی ہے۔ لہٰذا ایسے مواقع پر مصلح کو صبر سے کام لینا چاہئے۔ ایک ایسے ہی موقع پر جب اہلِ خسران نے حضرت میر محمد نعمانؒ کو طعن و تشنیع کا نشانہ بنایا اور آپ کو اس کا شدید رنج پہنچا، جس کا ذکر انھوں نے حضرت مجددؒ سے کیا تو حضرت مجددؒ نے ان کی طرف ایک مکتوب صادر فرمایا اور ان کو تسلی دی کہ آپ لوگوں کے طعنوں کو خاطر میں نہ لائیں بلکہ اس مشن پر گامزن رہیں جو آپ کے ذمے لگایا گیا ہے۔ پھر آپؒ حضرت میر نعمانؒ کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> ''آپ کے لائق ہے کہ ان کے بدلے اور مکافات کے درپے نہ ہوں۔ دروغ کو کبھی فروغ نہیں ہے ان کی متنافق باتیں ہی ان کے بازار کی رونق کو کم کردیں گی۔ وَمَن لَّمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ نُوراً فَمَا لَهُ مِن نُّورٍ (٤٠/٢٤)(جس کے لئے اللہ نے کوئی نور نہیں بنایا اس کے لئے کوئی نور نہیں۔) وہ شغل جو درپیش ہے اس میں کوشش کریں اور اس کے غیر سے آنکھیں بند

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

کرلیں۔"(11)

حضرت مجددؒ کو اپنے دعوتی مشن سے کس قدر تعلقِ خاطر تھا اس کی وضاحت ایک دوسرے مکتوب سے ہوتی ہے، جس کی عبارت سے محسوس ہوتا ہے کہ حضرت میر نعمانؒ اس بات سے پریشان تھے کہ حضرت مجددؒ کو ان کی کسی بات سے دکھ پہنچا ہے اور ان کی دلآزاری ہوئی ہے۔ حضرت مجددؒ نے ان کے ان شکوک وشبہات کو دور کیا اور کہا کہ ان کو ان کی کسی بات سے آزار نہیں پہنچا کیونکہ انسان سے اگر بتقاضائے بشریت کوئی بھول چوک ہوجائے تو اس پر کوئی مواخذہ نہیں۔ لہٰذا آزار کا وہم دل سے دور کر کے طریقت کی تعلیم دینے اور طالبعلموں کی تربیت میں اپنا دھیان دیں۔(12)

داعیانِ اسلام کا فقر وفاقہ میں مبتلا ہونا کوئی نئی بات نہیں بلکہ اس راہ پر چلنے والے مصائب وآلام سے کم ہی محفوظ رہ پاتے ہیں۔ جب داعی پر "الفقر فخری" کی حقیقت کھل جاتی ہے تو پھر وہ فقر وفاقہ میں بھی ایک طرح کا کیف وسرور محسوس کرتا ہے۔ حضرت مجددؒ کو جب میر نعمانؒ اور ان کے ساتھیوں کی مالی پریشانیوں کی خبر ملی تو ان کی طرف جو مکتوب شریف روانہ فرمایا۔ اس میں لکھا کہ فقر و نامرادی ہی اس گروہِ صوفیاء کا اصل حسن ہے اور اسی میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حقیقی اقتداء ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بندوں کے رزق کا ذمہ اپنے اوپر لیا ہے اور انسان کو اس فکر وتردّد سے فارغ کر دیا ہے۔ لہٰذا ان کو نصیحت کی کہ رزق کا غم رازق کے حوالے کر کے اس کے کام میں مشغول ہوجائیں۔(13)

آپؒ ایک دوسرے مکتوب میں اپنے ذاتی احوال بیان کرتے ہیں کہ کس طرح ان پر اس راہِ طریقت میں سختیاں آئیں اور کن کٹھن حالات میں انہوں نے یہ راہ کاٹی اور وہ درمیان میں پھنس کر رہ گئے، یہاں تک کہ ناامیدی کے دروازے پر دستک دینے لگے اور پھر اس صورتِ حال میں اللہ تعالیٰ نے مجھے عین بلا کے اندر عافیت بخشی اور سختی کی حالت میں مجھ پر احسان فرمایا۔ اور پھر آپؒ نے میر صاحب کو یہی تعلیم دی کہ راستے کی تکلیفوں سے گھبرا جانے والے منزلِ مقصود پر نہیں پہنچتے۔ اس کے لئے صبر اور حوصلے سے کام لینا ضروری ہے۔(14)

حضرت مجددؒ کے ایک دوسرے مکتوب سے معلوم ہوتا ہے کہ میر صاحبؒ نے ان سے خلافت کے لئے تحریری اجازت نامہ طلب کیا تھا، یہ چیز چونکہ دعوت کے اس عظیم مشن کے مقابل پرکاہ کی حیثیت بھی نہیں رکھتی تھی اس لئے آپؒ نے میر صاحب کو لکھا:

> "اجازت نامہ کے لکھنے میں آپ جو اس قدر مبالغہ اور کوشش کر رہے ہیں، اس سے آپ کا مقصود کیا ہے؟ طریقہ تعلیم کرنے کی آپ کو جو اجازت دی گئی ہے اگر وہ کافی نہیں تو اجازت نامہ کیا کرے

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

گا؟ یہ لازم نہیں کہ جو کچھ دل میں گزرے اسی کے واسطے کوشش کرنے لگ جائیں۔نفس بڑا ضدی ہے،جس کام کے پیچھے لگ جائے،اس کے پورا کرنے کے پیچھے لگ جاتا ہے۔‘‘(15)

اس ساری گفتگو کا حاصل یہ کہ حضرت مجددؒ کی نظر میں ایک سچے داعی کو ہر طرح کی مصیبتوں کو خندہ پیشانی سے برداشت کرنا چاہیے۔ ہر دور میں اہل اللہ کا یہی طریقہ رہا ہے۔اور جو لوگ دعوت کی راہ میں روڑے اٹکائیں ان سے بدلے کی ٹھان لینے کے بجائے مصلح اور مربی کو اپنے مشن پر گامزن رہنا چاہیے۔

شیخِ مقتداء کا اصل کردار

حضرت شیخِ مجددؒ میر نعمانؒ کے نام ایک مکتوب میں شیخِ مقتداء کا اصل کردار اجاگر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اگر شیخ کسی مرید کو کسی مصلحت کے پیشِ نظر مقامِ شیخی کی اجازت دیں تو اس کے احوال پر پوری طرح نظر رکھیں اور اس کی غلطیوں پر فوری مطلع کریں اور اگر اس معاملے میں شیخ سستی کا مظاہرہ کرے گا تو یہ سراسر خیانت ہے۔(16)

ایک مکتوب میں میر صاحبؒ کو نصیحت فرمائی کہ اپنے مریدین پر پوری طرح توجہ اور نظر رکھیں یہ نہ ہو کہ مرید اسباق میں ترقی حاصل کرلیں اور شیخ اپنی جگہ پر رک جائے اور مرید کے دل میں یہ بات بیٹھ جائے کہ میں کامل ہوگیا اور اب مجھے شیخ کی ضرورت نہیں اور یہی بات مرید کے لئے خطرناک ہے۔اس لئے ان کے احوال پر پوری نظر رکھیں اور ان کو بھٹکنے سے بچائیں اور ان کے اندر اس بات کی حیا پیدا کریں کہ شیخ ہمیشہ شیخ ہے اور اس کی اتباع اور تابعداری ان پر لازم ہے۔ یہ نہ ہو کہ آپ کی خاموشی الٹا آپ کے لئے ہی باعثِ شرمندگی بن جائے۔اس کے علاوہ فرمایا کہ طریقہ نقشبندیہ کے علاوہ کسی طالب کو کوئی اور طریقہ نہ سکھائیں تاکہ دو طریقے آپس میں خلط ملط نہ ہو جائیں۔(17)

گویا حضرت مجددؒ کی نظر میں شیخِ مقتداء کی ذِمہ داری دوہری ہے،ایک طرف تو وہ رجال کار کی تیاری کا خاص اہتمام کرے اور دوسری طرف ان کے احوال پر بھی نظر رکھے اور ان کی تربیت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرے۔اور اس کی بہترین شکل یہ ہے کہ شیخ اپنے مریدین اور شاگردوں کے سامنے اپنے آپ کو ایک مثالی نمونے کے طور پر پیش کرے۔

شریعت اور طریقت کا باہمی تعلق

حضرت مجددؒ نے تجدید و احیائے دین کا عظیم الشان کارنامہ جس دور میں انجام دیا،اگر ہم اس دور

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

کا تنقیدی جائزہ لیں تو یہ افسوس ناک حقیقت سامنے آتی ہے کہ بعض جہلاء،صوفیاء کے لبادے میں عوامی سطح پر اس غلط فہمی کو پھیلا رہے تھے کہ شریعت اور طریقت دو متوازی دھارے ہیں اور ان دونوں کا آپس میں کوئی تعلق نہیں ہے۔حضرت مجددؒ نے اس گمراہ کن نظریہ پر کاری ضرب لگائی اور اس بات کو اپنے دعوتی مشن کا بنیادی نقطہ قرار دیا کہ شریعت اور طریقت ایک ہی حقیقت کے دو نام ہیں۔ایک مکتوب میں حضرت میر نعمانؒ کو چند نصیحتیں کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہمارے اس سلسلے کا دارومدار دو باتوں پر ہے۔ایک یہ کہ شریعت پر اس حد تک استقامت اختیار کریں کہ اس کے چھوٹے چھوٹے آداب کو بھی ترک نہ کریں اور دوسری بات یہ کہ شیخِ طریقت کی محبت اور اخلاص پر اس طرح راسخ اور ثابت قدم ہو جائیں کہ شیخ پر کسی قسم کا اعتراض نہ کریں بلکہ شیخ کی تمام حرکات و سکنات مرید کی نظر میں محبوب ہوں۔سنت کے ترک کرنے پر بھی نصیحت فرمائی کہ سنت کی قضا کریں۔(18)

ذکر جہر کے متعلق سوال ہوا کہ آپ ذکرِ جہر سے منع کیوں فرماتے ہیں تو میر نعمانؒ کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عمل دو طرح پر ہے۔ایک عبادت کے طریقہ پر اور دوسرا عرف اور عادت کے طور پر۔جو عمل عبادت کے طریق پر ہو،اس کے خلاف کرنا بدعتِ منکرہ ہے اور جو بات عرف اور عادت کے طور پر ہے،اس کو بدعت نہیں کہتا۔(19)

حضرت مجدد الف ثانیؒ سالک کے لئے نماز کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں کہ سالکوں کو سب سے زیادہ فائدہ اور حصہ نماز کی بدولت حاصل ہوتا ہے۔نمازی جب نماز ادا کرتا ہے تو اس دنیا سے نکل کر عالمِ آخرت میں داخل ہو جاتا ہے اور فرماتے ہیں کہ اگر نماز کی حقیقت معلوم ہو جائے تو انسان ہرگز سماع و نغمہ کی طرف توجہ نہ کرتا اور نہ ہی وجد کی حالت اس پر طاری ہوتی۔(20)

یہی وجہ ہے کہ حضرت مجددؒ کی نظر میں سالک کی ترقی کا معیار شریعت پر عمل اور تعلیم طریقت پر ہے نہ کہ کرامات وخوارق کے ظہور پر۔میر نعمانؒ کے نام ایک مکتوب میں فرماتے ہیں کہ کرامات وخوارق ولایت کی شرط نہیں ہیں۔جس طرح علماء کرامات کے حصول کے مکلّف نہیں ہیں،اسی طرح اولیاء بھی کرامات کے مکلّف نہیں ہیں بلکہ اصل بات یہ ہے کہ ولایت قربِ الٰہی سے عبارت ہے۔یہ تمام خوارق وکرامات اللہ تعالیٰ کا انعام ہیں۔کرامات حرف یقین کی تقویت کے لئے ہیں اور جس آدمی کو خالص یقین دیا گیا ہے اس کو ان کرامات کی حاجت نہیں ہوتی اور یہ تمام کرامات ذکرِ ذات سے کمتر ہیں اور اسی طرح جو ہر قلب سے بھی کمتر ہیں۔(21)

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

غلطی سے رجوع

مصلح اور مربی بھی انسان ہے اور اس سے غلطی کا سرزد ہونا عین انسانی فطرت ہے۔ غلطی کا وقوع اس قدر خطرناک نہیں جس قدر غلطی کا عدم شعور ہے اور اس سے بھی زیادہ خطرناک یہ ہے کہ انسان اس کو اپنی انا کا مسئلہ بنا کر اس پر ڈٹ جائے۔ یہ رویہ انسان کی روحانی ترقی کے لئے انتہائی تباہ کن ہے۔ ایک ایسے موقع پر جب بعض حلقوں میں حضرت مجددؒ کے رسالہ ''مبدء و معاد'' کی عبارات سے اضطراب پیدا ہوا تو آپؒ نے اپنے ان ملفوظات سے باقاعدہ رجوع کا اعلان فرمایا جن کے مطابق اولوالعزم انبیاء کے ایک دوسرے سے افضل ہونے کے حوالے سے لکھا گیا تھا۔ آپؒ نے اپنے ان ملفوظات کے بارے میں فرمایا کہ چونکہ یہ محض کشف و الہام پر مبنی تھے۔ اس لئے ان کے لکھنے اور فضیلت میں تفرقہ کرنے سے توبہ کرتا ہوں کیونکہ قطعی دلیل کے سوا اس بارے میں گفتگو کرنا جائز نہیں۔(22)

انسان خطا کا پتلہ ہے اور اس سے غلطی کا سرزد ہونا ایک فطری امر ہے، اس لیے داعی کا افراد سے اعلیٰ ترین کردار کی توقع کرتے ہوئے ان کا محاسبہ کرنا اور ان سے اظہارِ نفرت کرتے ہوئے ان کو بالکل ہی چھوڑ دینا درست نہیں ہے، کیونکہ اس سے دعوت کی راہ میں رکاوٹ پیدا ہوگی۔ غلطیوں کی اصلاح دعوت و تبلیغ کا لازمی حصہ ہے اور یہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر ہی کی ایک صورت ہے۔

خلاصۃ البحث یہ ہے کہ حضرت مجددؒ نے میر محمد نعمانؒ کے نام جو مکتوبات صادر فرمائے اگرچہ ان میں تفسیری، فقہی، کلامی اور تصوّف کے دقیق مباحث بھی موجود ہیں، لیکن اپنے متعلقین کی تعلیم و تربیت اور اصلاحِ احوال کے حوالے سے شیخ مجددؒ کا اختیار کردہ اسلوب دورِ حاضر کے داعیانِ اسلام کے لئے خصوصی توجہ کا متقاضی ہے۔ اس اسلوبِ تربیت کو نظر انداز کرنے ہی کا نتیجہ ہے کہ جو لوگ تزکیۂ نفس کے منصبِ جلیلہ پر فائز ہیں، اور جن کو دیگر لوگوں کے لئے رول ماڈل ہونا چاہیے، وہ خود تزکیۂ نفس کے محتاج ہیں، کردار کی یہی کمزوری ان کی دعوت کے پھیلاؤ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

حوالہ جات وحواشی

(1) علامہ محمد ہاشم کشمی ،''زبدة المقامات''،(مکتبہ انوارِ مدینہ ،نور آباد ، سیالکوٹ ،۱۴۰۷ھ) ص:۴۵۴۔۴۶۹ ؛ بدر الدین سر ہندی، علامہ ''حضرات القدس'' مکتبہ نعمانیہ ،اقبا ل روڈ، سیالکوٹ،۱۴۰۳ھ،ص:۳۲۰۔۳۳۳

(2) مجدد الف ثانیؒ ،شیخ احمد سرہندی،(م 1624ء)''مکتوباتِ امامِ ربّانی''،(مدینہ پبلشنگ کمپنی، کراچی 1970ء)دفتر اوّل،مکتوب نمبر:224

(3)ایضاً،دفتر اوّل، مکتوب نمبر:209

(4)ایضاً،دفتر اوّل،مکتوب نمبر:92

(5)ایضاً،دفتر اوّل،مکتوب نمبر:120

(6)ایضاً، دفتر اوّل،مکتوب نمبر:120

(7)ایضاً، دفتر اوّل،مکتوب نمبر:119

(8) مسلم بن حجاج بن مسلم القشیریؒ،الامام ابوالحسین،(204-261ھ) ''صحیح مسلم''، دارالسلام للنشر والتوزیع، الریاض، 1998ء **قال رسول اللّٰہ ﷺ:''العزّ ازارہ ، والکبریاء رداؤہ ، فمن ینازعنی عذّبتہ''**(**کتاب البر و الصلة ، باب تحریم الکبر**، ح:۶۶۸۰ ، ص:۱۱۴۴)

(9)ایضاً، دفتر دوم،مکتوب نمبر:99

(10)ایضاً، دفتر اوّل،مکتوب نمبر:119

(11)ایضاً، دفتر اوّل،مکتوب نمبر:204

(12)ایضاً، دفتر اوّل،مکتوب نمبر:224

(13)ایضاً، دفتر اوّل،مکتوب نمبر:224

(14)ایضاً، دفتر سوم،مکتوب نمبر:5

(15)ایضاً، دفتر اوّل،مکتوب نمبر:228 (یہ خط و کتابت ابتدائی دور کی معلوم ہوتی ہے کیونکہ بعد میں حضرت مجددؒ نے میر نعمانؒ کو اپنے دستِ اقدس سے عربی زبان میں خلافت وارشاد کا اجازت نامہ لکھ کر عنائیت فرمایا۔ (ملاحظہ ہو:''زبدة المقامات''،ص:۴۵۹)

(16)ایضاً، دفتر اوّل،مکتوب نمبر:224

(17)ایضاً، دفتر اوّل،مکتوب نمبر:238

(18)ایضاً، دفتر اوّل،مکتوب نمبر:228

(19)ایضاً، دفتر اوّل،مکتوب نمبر:231

(20)ایضاً، دفتر اوّل،مکتوب نمبر:261

(21)ایضاً، دفتر دوم،مکتوب نمبر:92

(22)ایضاً، دفتر اوّل،مکتوب نمبر:209

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.